اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ

فتویٰ تکفیر قادیان

مرزا غلام احمد نے جو کفریات اور دعویٰ نبوّت وغیرہ کیا تھا

اور

اس پر پاک و ہند کے 25 شہروں کے 116 جیّد علمائے

اسلام سے مرزا غلام احمد کے متعلق

جو فتاویٰ لیے گئے تھے ان سب کو اس میں

جمع کر دیا گیا ہے

جس کو پہلی بار کتب خانہ اعزازیہ دیوبند نے شائع کیا

نام کتاب	......	فتویٰ تکفیر قادیان
اشاعتِ جدید	......	اگست 2021ء
صفحات	......	32
تعداد	......	1100
قیمت	......	
باہتمام	......	مجلس رائے پوری، پاکستان

ملنے کے پتے

- مرکزی دفتر مجلس احرارِ اسلام، دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان
- مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ، ملتان

فتویٰ تکفیرِ قادیان کی روئیداد

یادداشت حضرت مولانا محمد ایوب الرحمٰن انوری رحمۃ اللہ علیہ

ابن حضرت مولانا محمد انوری لائل پوری رحمۃ اللہ علیہ:

اس فتویٰ میں قادیانیوں (مرزائیوں) کے کفر پر ہندوپاک کے پچیس شہروں کے ایک سو سولہ جید علماء ومشائخ کے دستخط ثبت ہیں جن میں سے چند مشہور اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

شیخ الادب مولانا اعزاز علی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سید اصغر حسین رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا رسول خان رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مفتی عزیز الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا نور محمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم۔

یہ اگست 1974ء کی بات ہے کہ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوّت کے احباب اس فتویٰ کی واحد کاپی جو احقر محمد ایوب الرحمٰن انوری کے پاس تھی تین دن کے وعدے پر لے گئے مگر چالیس دن گزرنے پر بھی واپس نہ کی تو احقر کو مجبوراً فیصل آباد سے راولپنڈی کا سفر کرنا پڑا، چنانچہ لیاقت باغ کے اڈے سے اتر کر اسلامیہ ہائی سکول والی مسجد میں وضو کی غرض سے گیا تو وہاں مولانا یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ[۱] جو ہمارے عزیز اور رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے داماد تھے، مشکوٰۃ شریف پڑھا رہے تھے، طلباء میں حضرت صوفی احمد دین رحمۃ اللہ علیہ[۲] بھی شامل

(۱) فاضل دارالعلوم دیوبند، تلمیذ: حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، وفات: 16 دسمبر 1975ء

(۲) بیعت کردہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبدالوحید رحمۃ اللہ علیہ ڈھڈیاں شریف وحضرت مولانا سعید احمد رحمۃ اللہ علیہ ڈونگہ بونگہ (بہاولنگر)، وفات: 2 اپریل 2003ء

تھے چنانچہ مولانا یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی اور میں نے راولپنڈی آنے کا مقصد بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں بھی آپ کے ساتھ دفترختم نبوت چلتا ہوں۔ چنانچہ ہم دفترختم نبوت اسلام آباد پہنچے تو دفتر میں داخل ہوتے ہی ایک صاحب میری طرف آئے اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ حضرت مولانا محمد انوری رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ ہیں تو میں نے کہا جی! مگر آپ نے کیسے پہچانا؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ کے چہرہ سے۔ اور اپنا تعارف کروایا کہ میرا نام رحمت اللہ ہے اور آپ کے والد صاحب کا شاگرد ہوں۔ ہم نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا تو انہوں نے اس سلسلہ میں مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ کتابوں کا اسٹاک مولانا عبدالرحیم اشعر کے پاس تھا۔ مولانا رحمت اللہ کی کوشش سے رسالہ (فتویٰ) واپس مل گیا۔

شام کو جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی قاری سعید الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت مولانا عبدالرحمٰن کیمبل پوری رحمۃ اللہ علیہ (موجودہ اٹک) کے مدرسہ میں حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو میں نے فتویٰ دکھایا تو حضرت نے فرمایا میں نے زندگی میں پہلی بار دیکھا ہے آپ اس کو ہم سے نہ لے جائیں۔ تو احقر نے عرض کیا کہ حضرت اسے چھپوانے کا پروگرام ہے میں آپ کو اس کی فوٹو کاپی بھجوادوں گا۔ اور بعد میں حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کو فوٹو کاپی بھجوا بھی دی۔ ابھی اس بات کو چند دن ہی گزرے تھے کہ احقر حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کے کچھ حضرات تشریف لائے مجھے وہاں پا کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ ہم نے آپ کے لیے ہی لائل پور (موجودہ فیصل آباد) کا سفر کیا ہے اور فرمایا کہ آپ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ

کی ضمانت لے لیں اور اصل فتویٰ عنایت فرمادیں۔ہم نے قومی اسمبلی کے اجلاس میں پیش کرنا ہے اور ساتھ ہی حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام دیا کہ اگر یہ ہوبہو اسی طرح چھاپ دیا جائے تو بہت اچھا ہوگا، اس پر میں نے عرض کیا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وناموس کا مسئلہ ہے کسی کی ضمانت کی کوئی ضرورت نہیں آپ یہ لے جائیں۔اس کو چھپوانے کے لیے تگ ودو شروع کی اس وقت قادیانیوں کے خلاف کچھ بھی چھاپنے کی پابندی تھی پولیس کے چھاپے پڑ رہے تھے۔ میں نے مولانا اللہ وسایا صاحب کے ساتھ مل کر لاہور کے کئی چکر لگائے تاکہ یہ فتویٰ چھپ جائے مگر کسی نے حامی نہ بھری۔آخر کار فیصل آباد میں ایک پریس والے کو تیار کیا کہ اگر کوئی مسئلہ ہوا تو ہماری ذمہ داری ہے۔ چنانچہ رات کو پریس کے باہر تالے لگا کر اندر چھپائی کا کام شروع کردیا۔ساتھ ہی فولڈنگ والا بھی بلالیا اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک رات میں تین ہزار کاپیاں چھاپ دیں۔ غالباً 24 اگست 1974ء کی صبح چار بجے مولانا اللہ وسایا صاحب کو پانچ سو نسخے دے کر روانہ کردیا تاکہ مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچا دیں۔ختم نبوت والوں کے پاس جب یہ فتویٰ پہنچا تو انہوں نے مختلف جلسوں میں میرا نام لے کر داد و تحسین سے نوازا۔

وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کو قادیانیوں کے خلاف جو دستاویزات مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے پیش کیں اس میں یہ فتویٰ بھی شامل تھا۔ 26 اگست 1974ء کو جب قومی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا تو ہر ممبر کے سامنے اس فتویٰ کی کاپی موجود تھی۔

6 ستمبر 1974ء کو بادشاہی مسجد لاہور میں ہونے والی آئین شریعت کانفرنس میں اس فتویٰ کے 500 نسخے احقر نے تقسیم کیے تھے۔

(حیاتِ انوری جدید ص 258)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ناظرین آپ کو معلوم ہے کہ پنجاب میں مرزائی جماعت نے ایک نئی نبوت کی بنیاد ڈال کر اہل اسلام میں نہ صرف اختلاف پیدا کر دیا ہے بلکہ ''دلین دین'' عقائد، اصول اور عبادات ومعاملات میں بھی زمین آسمان کا فرق پڑ گیا ہے، مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آغاز مسیحیت میں کئی رنگ بدلے سب سے پہلے اپنے کو صوفی منش ظاہر کیا، پھر مجدد بنے، پھر حکم، پھر نذیر، اس کے بعد مسیح ہونے کے مدعی ہوئے، پھر کرشن اوتار اور سب کے آخر میں نبوت کا دعوی شائع کیا اور بہت جلد دنیا سے رخصت ہوئے۔

مرزا صاحب ابتداءً دعاوی میں نرمی سے کام لیتے رہے جب جماعت کثیر ہوگئی تو غیر احمدیوں کو کافر قرار دیا اور ان سے عبادات ومعاملات میں الگ رہنے کا حکم دیا، بہرحال مرزا صاحب نے دنیا کے تمام کمالات کا مظہر اپنی ذات کو قرار دیا۔

مرزا صاحب کی گدی کے جانشین

جب مرزا صاحب مرے تو حکیم نور الدین نے حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا منصب سنبھالا پھر جب وہ مرے تو حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کا زمانہ مرزا محمود صاحب دکھا رہے ہیں، مرزا محمود صاحب نے ہر چند اپنے ذاتی اسلام کی اشاعت میں کوشش کی مگر بجائے یگانگت کے مرزائی جماعت میں بیگانگت پیدا ہوگئی، مسٹر محمد علی نے لاہور میں بیعت (پیری، مریدی) کا سلسلہ شروع کر دیا، مولوی احمد حسن امروہوی قادیان سے الگ ہوکر لاہوری جماعت میں شامل ہوگئے، گوجرانوالہ میں ظہیر الدین صاحب اروپی نے الگ جماعت قائم کر لی اور عبداللہ

تیماپوری الگ بیعت لے رہا ہے، یہ چار مذاہب شاید اسلامی چار مذاہب کا نقشہ ہوں مگر حضرات! اسلامی چار مذاہب تو ایک دوسرے کو حق پر سمجھتے ہیں مرزائیوں میں تو باہمی کفر واسلام کا فرق ہے۔ لاہوری جماعت قادیانی جماعت کو مشرک بتاتی ہے کیونکہ اس نے مرزا صاحب کے مشرکانہ الہام کو صحیح تسلیم کیا اور قادیانی لاہوریوں کو مرتد یقین کرتے ہیں، کیوں کہ انہوں نے مرزا صاحب کے طریق مشرب سے انحراف کیا ہے کہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ ''میرے بعد یوسف آوے گا بس اس سے یوں ہی سمجھ لو کہ وہ خدا ہی اترا ہے'' اسے مرزا صاحب کی صحیح جانشینی کا دعوی ہے اور مرزا محمود کو غاصب اور ظالم قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ قادیان کی طرف منہ کر کے عبادت کرنا افضل ہے کیونکہ وہ مکہ ہے جہاں ایک رسول نے جنم لیا تھا۔ عبداللہ تیماپوری کا دعویٰ ہے کہ اسے وہ انکشاف ہوا ہے کہ مرزا صاحب کو بھی نصیب نہیں ہوا، اس کو اپنے بازو سے الہام ہوتا ہے اور اپنی کتاب تفسیر آسمانی میں حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت حوا علیہا السلام سے خلاف فطرت انسانی ملوث ہونے کا الزام لگاتا ہے۔ وزیر آباد کے پاس ہی سمبڑیال ایک گاؤں ہے وہاں کے ایک مرزائی محمد سعید نامی کو یہ خبط سوجھا ہے کہ مرزا نے تجدید اسلام کو شروع کیا تھا مگر اخیر تک نہ پہنچا سکے۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے ''قمر الانبیاء'' بنا کر مبعوث کیا ہے اس کے یہ عقائد ہیں:

شراب جائز، اپنی رشتہ داری میں نکاح ناجائز ہے، حضرت مسیح یوسف نجار کے بیٹے تھے، ختنہ ناجائز ہے وغیرہ وغیرہ، بہرحال ان مرزائی چار جماعتوں کا اس پر اتفاق ہے کہ مسیح موعود مرزا صاحب ہی تھے اور ان کا کلام وحی من اللہ ہے، اس کے مقابل اہلِ اسلام ان دونوں امور کے منکر ہیں، صرف منکر ہی نہیں بلکہ مرزا صاحب کو شروع سے آخر تک کافر ومرتد قرار دیتے ہیں اور لین دین معاملات

اور عبادت میں ان سے الگ ہیں۔ اب مرزائی اور غیر مرزائی میں کفر واسلام کا فرق ہے نہ ان کی ان کے ہاں شادی ہوسکتی ہے نہ ان کی ان کی ہاں۔ کفن دفن، نماز، زکوٰۃ، جنازہ بھی الگ الگ ہے۔

بالجملہ ایک استفتاء جس کے متعدد بلکہ اس سے بھی زیادہ جوابات مختلف حضرات علماء اسلام کی جانب سے دیئے گئے ہیں، ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم میں اور مرزائیوں میں اصولی فرق ہے فروعی اختلاف نہیں۔ اور ایسے بعید اختلافات کے ہوتے ہوئے ہم انہیں اسلام میں داخل نہیں سمجھ سکتے۔ کوئی عقلمند اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتا اور امید ہے کہ مرزائی بھی ہمیں یقین دلائیں گے کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے مرزائی اعتقادیات کا نام ونشان کہاں تھا۔ انہوں نے اسلام کی پرانی چار دیواری کو مسمار کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی، ناظرین خود دیکھ کر فیصلہ کرلیں گے کہ مرزائیوں نے اسلامی عمارت کو کس طرح مسمار کر دیا ہے۔

اِستِفتاءِ علماء اسلام

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس امر میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مندرجہ ذیل ہیں:

(1)......آیۃ ''وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ''(سورۃ الصّف:٦) کا مصداق میں ہوں۔(ازالہ اوہام طبع اول:ص 673)

(2)......مسیح موعود (جن کے آنے کی خبر احادیث میں آئی ہے) میں ہوں۔ (ازالہ اوہام طبع اول ص 665)

(3)......مہدی موعود اور بعض نبیوں سے افضل میں ہوں۔ (معیار الاخیار:ص 11)

(4)......''اِنَّ قَدَمِيْ عَلٰى مَنَارَةٍ خُتِمَ عَلَيْهِ كُلُّ رَفْعَةٍ'' میرا قدم اس مینار

پر ہے جہاں کُل بلندیاں ختم ہوچکی ہیں۔ (خطبہ الہامیہ:ص25)

(5)...... ''لَا تُقِیْسُوْنِیْ بِاَحَدٍ وَّلَا اَحَدًا بِیْ'' میرے مقابل کسی کو پیش نہ کرو۔
(خطبہ الہامیہ:ص19)

(6)...... میں مسلمانوں کے لیے مسیح مہدی اور ہندوؤں کے لیے کرشن ہوں۔
(لیکچر سیالکوٹ:ص33)

(7)...... میں امام حسین ''علیہ السلام'' سے افضل ہوں۔ (دافع البلا:ص13)

(8)...... وَاِنِّیْ قَتِیْلُ الْحُبِّ لٰکِنَّ حُسَیْنَکُمْ قَتِیْلُ الْعِدٰی فَالْفَرْقُ اَجْلٰی وَاَظْهَرُ
میں عشق کا مقتول ہوں مگر تمہارا حسین دشمنوں کا مقتول ہے، فرق بالکل ظاہر ہے۔
(اعجاز احمدی:ص18)

(9)...... یسوع مسیح کی تین دادیاں اور تین نانیاں زنا کار تھیں (مَعَاذَ الله)۔
(ضمیمہ انجام آتھم:ص5)

(10)...... یسوع مسیح کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی (مَعَاذَ الله)۔
(ضمیمہ انجام آتھم:ص5)

(11)...... یسوع مسیح کے معجزات مسمریزم تھے اس کے پاس بجز دھوکہ کے اور کچھ نہ تھا۔ (ازالہ:ص322-303، ضمیمہ انجام آتھم:ص7)

(12)...... میں نبی ہوں اس امت میں نبی کا نام میرے ہی لیے مخصوص ہے۔
(حقیقۃ الوحی:ص391)

(13)...... مجھے الہام ہوا ہے: ''یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا'' (سورۃ الاعراف:۱۵۸) اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔ (حقیقۃ الوحی:ص391)

(14)...... میرا منکر کافر ہے۔ (حقیقۃ الوحی:ص391)

(15)...... میرے منکروں بلکہ متأملوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں۔
(فتاویٰ احمدیہ جلد اول:ص18)

(16)...... مجھے خدا نے کہا ہے ''اِسۡمَعۡ وَلَدِیۡ'' اے میرے بیٹے! سن۔
(البشریٰ: ص49)

(17)...... ''لَوۡلَاكَ لَمَا خَلَقۡتُ الۡاَفۡلَاكَ'' اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان پیدا نہ کرتا۔ (حقیقۃ الوحی: ص99)

(18)...... میرا الہام ہے ''وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی'' (سورۃ النجم: ۳) یعنی میں بلا وحی نہیں بولتا۔ (اربعین: ص3)

(19)...... مجھے خدا نے کہا ہے ''وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ'' (سورۃ الانبیاء: ۱۰۷) یعنی خدا نے تجھے رحمت بنا کر بھیجا۔ (حقیقۃ الوحی: ص85)

(20)...... مجھے خدا نے کہا ''اِنَّكَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ'' (سورۃ یٰسٓ: ۳) خدا کہتا ہے تو بلاشک رسول ہے۔ (حقیقۃ الوحی: ص107)

(21)...... ''اٰتَانِیۡ مَالَمۡ یُؤۡتَ اَحَدًا مِنَ الۡعٰلَمِیۡنَ'' خدا نے مجھے وہ عزت دی جو کسی کو نہیں دی گئی۔ (حقیقۃ الوحی: ص102)

(22)...... ''اَللّٰهُ مَعَكَ یَقُوۡمُ اَیۡنَمَا قُمۡتَ'' خدا تیرے ساتھ ہوگا جہاں کہیں تو رہے۔ (ضمیمہ انجام آتھم: ص17)

(23)...... ''رَأَیۡتُهٗ فِی الۡمَنَامِ عَیۡنَ اللّٰهِ وَ تَیَقَّنۡتُ اِنَّنِیۡ هُوَ فَخَلَقۡتُ السَّمٰوَاتِ وَالۡاَرۡضَ'' میں نے اپنے آپ کو بعینہٖ خدا دیکھا اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور میں نے زمین و آسمان بنائے۔
(آئینہ کمالات: ص65-64)

(24)...... میرے مرید کسی غیر مرید سے لڑکی نہ بیاہا کریں۔
(فتاویٰ احمدیہ ج2 ص7)

جو شخص مرزا قادیانی کے اقوال میں مصدق ہو اس کے ساتھ مسلمہ غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اور تصدیق بعد نکاح موجب افتراق

ہے یا نہیں؟ بینوا و توجروا

الجواب

نمبر ا۔ از دارالعلوم دیوبند:

اقوال مذکورہ کا کفر وارتداد ہونا ظاہر ہے پس وہ شخص جو ایسا کہتا ہے اور عقیدہ رکھتا ہے اور جو اس کی پیروی اور تصدیق کرنے والے ہیں وہ کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اہل اسلام کو ان سے مناکحت درست نہیں اور ان کے ساتھ نکاح منعقد نہ ہوگا۔ اگر کوئی مسلمان نکاح کے بعد مصدق قادیانی کا ہوجائے تو وہ فوراً مرتد ہوجاوے گا، اور نکاح اس کا فسخ ہووے گا اور تفریق لازم ہوگی۔

عزیز الرحمٰن عفی عنہ[۱] مدرسہ دیوبند ۱۲ رجب ۱۳۳۶ھ

الجواب صحیح — غلام رسول عفی عنہ[۲]

الجواب صحیح — فقیر اصغر حسین عفی عنہ[۳]

الجواب صحیح — محمد رسول خاں عفی عنہ[۴]

الجواب صحیح — گل محمد خاں عفی عنہ

الجواب صحیح — محمد اعزاز علی عفی عنہ[۵]

الجواب صحیح — احمد امین عفی عنہ

الجواب صحیح — محمد تفضّل حسین عفی عنہ

الجواب صحیح — محمد ادریس عفی عنہ

الجواب صحیح — عبدالوحید عفی عنہ

نمبر 2۔ از سہارنپور:

سوال مذکور الصدر میں اکثر ایسے امور ذکر کئے گئے ہیں جو مسلمانوں کے

---

(۱) حضرت مفتی عزیز الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ، دارالعلوم دیوبند، وفات: ۱۷ جمادی الثانیہ ۱۳۴۷ھ/1928ء

(۲) حضرت مولانا غلام رسول ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ استاذ دارالعلوم دیوبند، وفات: ۱۸ محرم الحرام ۱۳۳۷ھ

(۳) حضرت مولانا میاں سید اصغر حسین رحمۃ اللہ علیہ، وفات: ۲۲ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ مدفون: گجرات، انڈیا

(۴) حضرت مولانا رسول خاں رحمۃ اللہ علیہ استاذ دارالعلوم دیوبند، وفات: ۳ رمضان ۱۳۹۱ھ

(۵) شیخ الادب مولانا اعزاز علی رحمۃ اللہ علیہ، وفات: ۱۳۷۴ھ۔ 1955ء

نزدیک متفق علیہ ناجائز اور موجب کفر وارتداد قائل ہیں، پس جو شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہو اور ان اقوال کا مصدق ہو تو اس کے کفر میں کچھ کلام نہیں وہ شرعاً مرتد ہوگا جس کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جو پہلے سے اہل اسلام تھا بعد نکاح کے قادیانی عقائد کا ہوگیا اس کا نکاح فوراً شرعاً باطل ہوجاوے گا، قضاء قاضی اور حکم حاکم کی بھی شرعاً اس میں ضرورت نہیں۔ (ارتداد احدھما (الزوجین) فسخ عاجل بالقضاء فتاویٰ شامی ج2ص 425) لَا یَجُوْزُ اَنْ یَتَزَوَّجَ مُسْلِمَةً وَ یَحْرُمُ ذَبِیْحَتُهٗ وَصَیْدُهٗ بِالْکَلْبِ وَالْبَازِیْ وَالرَّمِیْ۔ (فتاویٰ عالمگیریہ: ص877)

حررہٗ عنایت الٰہی مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور 9 اپریل 1918ء

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
خلیل احمد (۱)	ثابت علی	عبدالرحمٰن (۲)
الجواب صحیح	الجواب صحیح	قد اصاب من اجاب
عبداللطیف	عبدالوحید سنبھلی	ممتاز میرٹھی
الجواب صحیح	ہذا ہو الحق	الجواب صحیح
منظور احمد	محمد ادریس	عبدالقوی
الجواب حق	الجواب صحیح	جواب المجیب صحیح
محمد فاضل	بدر عالم میرٹھی (۳)	علم الدین حصاروی
الجواب مصیب	ہذا الجواب حق	ہذا الجواب صحیح
غلام حبیب پشاوری	عبدالکریم نوگانوی	فصیح الدین سہارنپوری

(۱) حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوری رحمۃ اللہ علیہ، وفات: ۱۵ ربیع الثانیہ ۱۳۴۶ھ / 13 اکتوبر 1927ء مدفون: جنت البقیع، مدینہ منورہ

(۲) حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری رحمۃ اللہ علیہ (خلیفہ مجاز حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) وفات: ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ / 1966ء

(۳) حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ مصنف ترجمان السنہ، وفات: ۵ رجب ۱۳۸۵ھ، مدفون: جنت البقیع

جواب المجیب اصح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
محمد روشن الدین محمد پوری	نور محمد	دلیل الرحمٰن
الجواب صحیح	الجواب حق	للہ در المجیب
محمد بلوچستانی	ظریف احمد مظفر نگری	محمد حبیب اللہ

نمبر 3۔ از تھانہ بھون ضلع مظفر نگر:

جو مسلمان ایسے عقائد اختیار کرلے جن میں بعضے یقینی کفر ہیں بحکم مرتد ہے اور مرتد کا نکاح مسلمان عورت سے اور اسی طرح مرتدہ کا نکاح مسلمان مرد سے صحیح نہیں اور نکاح ہو جانے کے بعد اگر عقائد کفریہ اختیار کرلے تو نکاح فسخ ہو جاوے گا۔

اشرف علی عفی عنہ ۱۳۳٦ھ (۱)

نمبر 4۔ از رائپور۔ ضلع سہارنپور:

جو شخص مسلمان ہو کر ان اقوال اور عقائد کا معتقد ہو وہ بلا تردد مرتد ہے اس سے کوئی اسلامی معاملہ اور رشتہ ناطہ کرنا جائز نہیں اور جو ان کے عقائد تسلیم کر کے مرتد ہو جاوے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہے۔

حررہٗ نور محمد لدھیانوی مقیم رائے پور (۲)

مصدق	الجواب صحیح
حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب رائے پوری (۳)	عبدالقادر شاہ پوری (۴)

---

(۱) حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، وفات: ۱٦ رجب ۱۳٦۲ھ / 19 جولائی 1943ء

(۲) مولانا نور محمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ مؤلف نورانی قاعدہ، وفات: ۲۳ ذوالحجہ ۱۳۴۳ھ / 15 جولائی 1925ء

(۳) حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، وفات: ۲٦ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ / 29 جنوری 1919ء

(۴) حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، وفات: ۱۴ ربیع الاوّل ۱۳۸۲ھ / 16 اگست 1962ء

الجواب صحیح	مجھے اتفاق ہے	مصدق
مقبول سبحانی کشمیری	محمد سراج الحق	خدا بخش فیروز پوری
جواب درست ہے	ہذا الجواب صحیح	الجواب صحیح
محمد صادق شاہ پوری (۱)	احمد شاہ امام جامع مسجد بہٹ	اللہ بخش بہاول نگری (۲)

نمبر 5۔ از دہلی:

الف: فرقہ قادیانی قطعاً منکر آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کا ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ان سے مناکحت یقیناً ناجائز اور باطل ہے۔

حررہٗ حکیم ابراہیم مفتی دہلوی مدرسہ حسینیہ

ب: مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال مندرجہ سوال اکثر میرے دیکھے ہوئے ہیں، ان کے علاوہ اور بھی اقوال ایسے ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد بنا دینے کے لیے کافی ہیں۔ پس مرزا صاحب اور جو شخص اُن کا ان کلمات کفریہ کا مصدق ہو سب کافر ہیں۔ تعجب ہے کہ مرزائی تو غیر احمدی کا جنازہ بھی حرام بتا دیں اور غیر احمدی ان کے ساتھ رشتے ناطے کریں۔ آخر غیرت بھی کوئی چیز ہے۔

حررہٗ محمد کفایت اللہ غفرلہٗ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی (۳)

نمبر 6۔ از کلکتہ:

ان باتوں کا ماننے والا اقسام کفر و شرک کا معجون مرکب ہے۔ پس ایسی حالت میں ان سے عقد مناکحت و مواخاۃ بالکل جائز نہیں اور یہ سب عقائد باعث

---

(۱) حضرت مولانا محمد صادق شاہ پوری رحمۃ اللہ علیہ (والد ماجد حضرت مولانا عبدالوحید رحمۃ اللہ علیہ) بہنوئی حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، مدفون: ڈھڈیاں شریف

(۲) حضرت مولانا اللہ بخش بہاول نگری رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز: شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، وفات: ۱۰ رجب ۱۳۵۲ھ /21 اکتوبر 1933ء

(۳) حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ، وفات: ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ/ 31 دسمبر 1952ء

ارتداد و موجب تفریق نکاح ما سبق ہیں۔ واللہ اعلم

کتبہٗ عبدالنور مدرس اول مدرسہ دار الہدیٰ کلکتہ

الجواب صحیح — شمس العلماء مفتی محمد عبداللہ صدر مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ

الجواب صحیح — محمد یحییٰ مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ

الجواب صحیح — افاض الدین

الجواب صحیح — ابوالحسن محمد عباس

الجواب صحیح — عبدالواحد مدرس دوم مدرسہ دار الہدیٰ

الجواب صحیح — محمد سلیمان مدرس مدرسہ دار الکتاب والسنہ

الجواب صحیح — احمد سعید انصاری سہارنپوری حال وارد کلکتہ

الجواب صحیح — محمد یحییٰ

الجواب موافق للکتاب والسنہ — عبدالرحیم

لاریب فی صحۃ الجواب — محمد مظہر علی

لاریب فی الجواب — عبدالصمد اسلام آبادی مدرس مدرسہ احرار محمدی

الجواب صحیح — ضیاء الرحمٰن از کلکتہ کولوٹولہ نمبر 6 مسجد اہل حدیث ۲۴ رجب ۱۳۳۶ھ

الجواب صحیح — محمد زبیر

الجواب صحیح — محمد اکرم خاں سیکرٹری انجمن علماء بنگالہ ایڈیٹر اخبار محمدی

نمبر 7۔ از بنارس:

مرزا مسائل اعتقادیہ منصوصہ کا منکر ہے؛ لہٰذا اس عقیدہ رکھنے والے کے ساتھ عقد مناکحت واستقرار نکاح ہرگز نہیں ہوسکتا اور تصدیق (مرزا) بعد نکاح موجب افتراق و فسخ نکاح ہوگا۔

کتبہٗ محمد ابوالقاسم البنارسی مدرسہ عربیہ محلہ سعید نگر بنارس ۱۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۶ھ

میں بھی اس تحریر کے موافق ہوں......محمد شیر خاں مدرس کان اللہ لہٗ

ما کتب صحیح
حکیم محمد حسن خاں

الجواب صحیح
محمد عبداللہ مدرس کانپوری

الجواب صحیح
محمد حیات احمد

جواب صحیح ہے
حکیم عبدالمجید عفی عنہٗ

نمبر 8۔ از لکھنؤ:

جو شخص ان اقوال مندرجہ استفتاء کا مصدق ہو اس کے ساتھ مسلمہ غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز نہیں اور جو شخص کہ نکاح کے بعد ان اقوال کا مصدق ہو اس کی یہ تصدیق ضرور موجب افتراق ہے قَالَ تَعَالٰی: فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَی الْکُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ یَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ (سورۃ الممتحنۃ:۱۰) اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اگر تم یقیناً معلوم کرلو کہ عورتیں مسلمان ہیں تو کبھی کفار کو واپس نہ دو۔ نہ یہ عورتیں ان کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کے لیے حلال ہیں، واللہ اعلم

کتبہٗ محمد عبداللہ، ۱۱ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۳ھ

جو ان اقوال کا معتقد اور مصدق ہے وہ ہرگز مسلمان نہیں ہے، اور نکاح وغیرہ ایسے لوگوں سے ناجائز ہے۔

حررہٗ الراجی رحمۃ ربہ القوی ابوالعماد محمد شبلی المدرس فی دارالعلوم

مذکوہ بالا جوابات بالکل صحیح ہیں۔

عبدالودود عفی عنہ مدرس دارالعلوم لندوۃ العلماء

ان اقوال مذکورہ استفتاء کا جو شخص قائل ہو وہ کافر ہے اور اسلام سے خارج ہے مناکحت وغیرہ اس سے جائز نہیں۔

امیر علی عفا اللہ عنہ مہتمم وصدر مدرس دار العلوم ندوۃ العلماء [۱]

معتقدان اعتقادات کا مسلمان نہیں ہے، لہٰذا کسی مسلمہ کا نکاح ان سے جائز نہیں اور اگر نکاح کیا گیا ہو وہ عدم محض سمجھا جائے گا اور تفریق واجب ہوگی۔

حیدر شاہ فقیہ دوم دار العلوم ندوۃ العلماء

واقعی بعض از معتقدات مذکوہ کفرست ومعتقدرا بسرحد کفر رساند وکفر کہ بعد ایمان ارتداد ست وبامرتد ومرتدہ نکاح ایماندار درست نیست، واللہ اعلم بالصواب۔ [۲]

حررہ الراجی الی رحمۃ ربہ الباری الانصاری ......العلامہ ملا مبین شارح السلم والمسلم اسکنہ اللہ فی اعلیٰ علیین۔

میں نے ایک عرصہ تک مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات ودعاوی کی تحقیق کی، دوران تحقیق میں نے اس امر کا خاص لحاظ رکھا کہ ذرہ بھر نفسانیت کا دخل نہ ہو، لیکن خدا اس کا بہتر شاہد ہے کہ جس قدر میں تحقیق کرتا گیا اسی قدر میرا یہ اعتقاد پختہ ہوتا گیا کہ جو لوگ مرزا صاحب کی تکفیر کرتے ہیں یقیناً وہ حق پر ہیں۔ پس ایسی صورت میں مرزائیوں سے مناکحت وغیرہ ہرگز جائز نہیں اگر نکاح ہو چکا ہے تو تفریق ضروری ہے۔

حررہٗ ابو الہدی فتح اللہ الہ آبادی کان اللہ لہ حال مدرس اول انجمن اصلاح المسلمین لکھنؤ

نمبر 9۔ از آگرہ:

جو ان اقوال کفریہ کا مصدق ہے وہ کافر ہے اس کے ساتھ مسلمہ غیر

---

(۱) حضرت مولانا امیر علی رحمۃ اللہ علیہ، مصنف عین الہدایہ، وفات: رجب ۱۳۳۷ھ

(۲) واقعی مذکورہ عقائد میں سے بعض عقائد کفریہ ہیں اور ان کا عقیدہ رکھنے والوں کو کفر کی سرحد پر پہنچا دیتے ہیں اور کفر اختیار کرنا ایمان کے بعد یہ ارتداد ہے اور مرتد ومرتدہ کا نکاح ایماندار کے ساتھ درست نہیں۔

مصدقہ کا رشتہ زوجیت جائز نہیں اور زوجین میں سے کسی ایک کا بعد نکاح ان اقوال کی تصدیق کرنا موجب افتراق ہے۔ فقط

محمد محمام امام جامع مسجد آگرہ

ان اقوال کے قائل اور معتقد کے ساتھ نکاح مطلق جائز نہیں اور ایسا نکاح موجب افتراق ہے۔

سید عبد اللطیف مدرس مدرسہ عالیہ جامع مسجد آگرہ

قادیانی مرتد ہے اور قادیانیوں کے ساتھ نکاح مطلقاً جائز نہیں اور اگر کوئی مسلمان مرد یا عورت مرتد ہوجاوے تو ان کا نکاح فسخ ہوگا (انتہی مختصراً فقط)

حررۂ لعبد الراجی رحمۃ ربہ القوی ابو محمد محمد دیدار علی الرضوی الحنفی المفتی فی جامع اکبر آباد

نمبر 10۔ از مراد آباد:

غلام احمد قادیانی کے کفریات بدیہی ہیں کہ جن پر استدلال کی بھی ضرورت نہیں اس لیے اس کے تابعین سے رشتہ اخوت سلسلہ مناکحت تعلق محبت ربط ضبط شرعاً قطعی حرام ہے، ہرگز ہرگز ان اسلام نما کافروں سے مؤمنین کو کوئی تعلق دینی نہ رکھنا چاہیے ان سے نکاح زنا ہوگا جو دین و دنیا میں وبال و نکال ہے۔

خادم العلماء والفقراء غلام احمد حنفی قادری مراد آبادی

۲۸ رجب المرجب ۱۳۳۶ھ

نمبر 11 از لاہور:

چوں کہ مرزائی قادیانی اور اس کے پیروؤں کا کفر منجانب علمائے ہند و پنجاب قطعی ہے لہٰذا ان کے ساتھ کسی مسلمہ عورت کا نکاح جائز نہیں اور بروقت ظہور مرزائیت نکاح فسخ ہوجائے گا۔

العبد نور بخش (ایم اے) ناظم انجمن نعمانیہ لاہور

نمبر 12۔ از امرتسر:

(1) مدعیان نبوت ورسالت کے ارتداد کفر میں کوئی اہلِ ایمان وعلم متردّد نہیں ہوسکتا اس قسم کے لوگوں سے رشتہ وناطہ کرنا بالکل حرام ہے اور اگر بیوی یا میاں مرزائی ہوجائے تو نکاح واجب الفسخ ہے اور یقیناً اہلِ اسلام کا فرض ہے کہ گورنمنٹ سے ایسے قانون کی نفاذ کی اپیل کریں تا کہ ہمارے مذہب اورضمیر کے خلاف کوئی ایسا فیصلہ نہ ہوسکے کہ جس سے ہمارے حقوق تلف ہوں کیونکہ مرزائی بجائے خود رہے۔ جو مرزائیوں کو مسلمان تصور کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے، وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ ختم رسالت وغیرہ بدیہات دین کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں، بلکہ دراصل منکر ہیں۔

حررهٗ ابوالحسن غلام مصطفیٰ الحنفی القاسمی امرت سری عفا اللہ عنہٗ

(2) مرزا غلام احمد قادیانی کی تالیفات اس کے کفر پر معتبر گواہ شاہد عدل ہیں جن کے سامنے اس کا ایمان بالکل ثابت نہیں ہوسکتا بالخصوص کشتی نوح۔ ضمیمہ انجام آتھم۔ اور دافع البلاء کو دیکھنے والا اس کے کفر میں کبھی شک نہیں کرسکتا۔ پس جو لوگ اسے نبی مانتے ہیں ان سے محبت دوستی رابطہ رشتہ پیدا کرنا یا قائم رکھنا جائز نہیں لقولہ تعالیٰ ’’**لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ**ؕ‘‘ ولقولہ تعالی: ’’**لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ**‘‘۔

حررهٗ محمد جمال امام ومتولی مسجد کوچہ سعی امرت سری

(3) مرزا نے نبوت کا دعوی کیا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے (دیکھو شرح فقہ اکبر ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ) لہٰذا جماعت مرزائیہ مرتد خارج از اسلام ہے۔ سب مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے اور شرعاً مرتد

کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ اور اس کی عورت اس پر حرام ہے اور اپنی عورت کے ساتھ صحبت کرے گا۔ وہ زنا ہے اور ایسی حالت میں جو اولاد کہ پیدا ہوگی ولدالزنا ہوگی۔ اور مرتد جب بغیر توبہ کے مر جائے تو اس پر جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے بلکہ مانند کتے کے بغیر غسل و کفن کے گڑھے میں ڈالا جائے (ملاحظہ ہو کتاب الاشباہ والنظائر)

اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَ اَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْمِرْزَائِیْنَ۔

حررہٗ عبدالغفور غزنوی عفا اللہ عنہٗ

الجواب صواب

محمد حسین مدرس مدرسہ سلفیہ غزنوی

(4) بحکم حدیث شریف ''زَوِّجُوْا مَنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَہٗ'' مرزائی سے محمدی خاتون کا نکاح نہ ہونا چاہیے اور اگر ہو جائے تو فسخ کرا لینا چاہیے۔

ابوالوفا ثناء اللہ [(ا)]

نمبر 13۔ از لدھیانہ:

(1) ایسے عقائد مذکورہ کا شخص کافر ہے بلکہ اکفر۔ ان سے رشتہ لینا دینا درست نہیں ہے۔

کتبہٗ العبد العاجز علی محمد عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ حسینیہ لدھیانہ

(2) چوں کہ یہ شخص نصوص قطعیہ کا منکر ہے اور یہ کفر وارتداد ہے اس لیے ایسے کافر و مرتد سے نکاح منعقد نہیں ہوتا اور اگر قبل از ارتداد نکاح ہوا تو ارتداد سے فسخ ہو جاتا ہے۔

(ا) مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اہل حدیث مکتبِ فکر کے مشہور عالم، وفات: 15 مارچ 1948ء

حررہٗ رحمت علی مدرس مدرسہ عزیزیہ محلہ دھولیوال

الجواب صحیح	الجواب صحیح
محمد عبداللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ عزیزیہ	نور محمد از شہر لدھیانہ

الجواب صحیح

عاجز حافظ محمد الدین مہتمم مدرسہ بستان الاسلام لدھیانہ محلہ صوفیان

نمبر 14۔ از پشاور:

عقائد مرقومہ کا معتقد اور مصدق یقیناً اسلام سے خارج ہے اور کسی مسلمان عورت کا نکاح ایسے شخص سے جائز نہیں اور تصدیق بعد از نکاح موجب افتراق ہے تمام کتب فقہ میں ہے وَارْتِدَادُ اَحَدِهِمَا فَسْخٌ فِي الْحَالِ کہ بیوی میاں میں سے کسی کا مرتد ہونا نکاح فوراً فسخ کرتا ہے۔

حررہٗ محمد عبدالرحمٰن ہزاروی، بندہ محمود شہر پشاور

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
عبدالواحد از پشاور	عبدالرحمٰن بقلم خود	مفتی عبدالرحیم پشاوری [1]
الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
محمد خان پوری	محمد رمضان پشاوری	مولوی عبدالکریم پشاوری

الجواب صحیح

حافظ عبداللہ نقشبندی

نمبر 15۔ از راولپنڈی:

جو الفاظ مرزا غلام احمد کے استفتاء میں ذکر ہوئے یہ تمام کفریہ ہیں پس

---

(۱) مفتی عبدالرحیم پوپلزئی رحمۃ اللہ علیہ فاضل دارالعلوم دیوبند 1912ء تلمیذ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ، وفات: 31 مئی 1944ء

عورت مسلمان کا نکاح مرزائی کے ساتھ ہرگز جائز نہیں اور اگر پہلے وہ مرزائی نہ تھا اور بعد میں وہ مرزائی ہوگیا اور عورت مسلمان ہے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔

کتبہٗ عبدالاحد خانپوری از راولپنڈی

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
عبداللہ عفا اللہ عنہ	سید اکبر علی شاہ	محمد کیچ مکرانی مقیم
الجواب صحیح	الجواب صحیح	
محمد مجید امام الجمعہ راولپنڈی	محمد از مدرسہ سنیہ راولپنڈی متصل جامع مسجد شہر راولپنڈی	
الجواب صحیح	الجواب صحیح	
عصام الدین مدرس مدرسہ احیاء العلوم راولپنڈی	پیر فقیر شاہ از راولپنڈی	

الجواب صحیح

عبدالرحمٰن بن مولوی ہدایت اللہ صاحب مرحوم امام مسجد اہل حدیث صدر

نمبر 16۔از ملتان:

بلا ارتیاب یہ تمام اعتقادات صریح کفر والحاد ہیں قائل ومعتقد ان کا خود بھی کافر ہے اور جو شخص اس کو باوجود ان اعتقادات کے مسلم یا مجدد یا نبی یا رسول مانے وہ بھی کافر اور مرتد ہے۔ اور بحکم آیت: لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ط (سورۃ الممتحنۃ:۱۰) مناکحت مسلمہ بمرزائی وبالعکس نہ ابتداء صحیح ہے نہ بقاء یعنی نہ رشتہ مناکحت ہوسکتا ہے اور نہ قائم رہ سکتا ہے اسی طرح حقوق ارث سے بھی حرمان ہوجاتا ہے۔

حررہٗ ابو محمد عبدالحق ملتانی

الجواب صحیح	الجواب صحیح
خاکسار محمد عفی عنہ از ملتان	احقر العباد ابو عبید خدا بخش ملتانی عفی عنہ

نمبر 17۔ از ہوشیار پور:

مرزائی قادیانی کے دعویٰ کاذبہ کی جو تصدیق کرتا ہے اس کا رشتہ ونکاح کبھی مسلمان سے ہرگز ہرگز جائز نہیں اور جو شخص اس کے عقائد باطلہ کے بعد عقد زوجیت کرے تو اس کی یہ تصدیق موجب تفریق اور باعث فسخ نکاح ہے۔ خادم اراکین انتظامیہ ندوۃ العلماء غلام محمد ہوشیار پوی

ہذا ہوالجواب الحق

کتبہٗ مولوی احمد علی عفی عنہ نور محلی

نمبر 18۔ از ضلع گورداسپور:

عورت اگر مرزائی عقیدہ کی ہو تو نکاح نہیں ہوگا چہ جائے کہ مرد اس عقیدہ کا ہو اگر بعد انعقاد نکاح یہ اعتقاد احد الزوجین کا ہوجاوے تو نکاح باطل ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہٗ بندہ عبدالحق دینانگری۔ مورخہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ

نمبر 19۔ از ضلع جہلم:

باسمہ سبحانہ مرزائی قادیانی کا یہ دعوے اور اسی قسم کے دوسرے دعاوی کفر وشرک تک پہنچ چکے ہیں اس کا الہام اَلْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ مَعَكَ كَمَا هُوَ مَعِيْ یعنی زمین آسمان جیسے خدا کے ماتحت ہیں ایسے مرزا کے بھی ماتحت ہیں۔

ایک اور الہام ہے کہ يَتِمُّ اِسْمُكَ لَا يَتِمُّ اِسْمِيْ یعنی خدا کہتا ہے کہ میرا نام تو ناقص رہے گا مگر تیرا نام ضرور کامل ہوجائے گا پہلے دعوی میں شرک جلی ہے اور دوسرے میں وہ غرور دکھایا ہے کہ کسی فرعون نے بھی نہیں دکھایا۔

اس لیے جو ان اقوال کا مصدق ہو وہ بلا شبہ کافر ومشرک ہے اور کسی مسلم کو جائز نہیں کہ کسی مشرک سے تعلق زوجیت قائم رکھے اور رشتہ زوجیت قائم ہونے

کے بعد ایسے عقائد کا مصدق ہونا موجب افتراق ہے۔

علاوہ ازیں مرزا نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو اس کی نبوت کا کلمہ نہیں پڑھتا خواہ وہ مرزا کا مکفر نہ بھی ہو وہ کافر ہے اور اہل اسلام کو کافر کہنے والا خود کافر ہوتا ہے پھر مرزا نے توہین انبیاء میں کچھ کسر نہیں چھوڑی **لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ** کے دعویٰ میں آنحضرت علیہ السلام کی ذات بابرکات پر سخت حملہ کیا ہے اور اپنے آپ کو علت تکوین عالم بتاتے ہوئے آنحضرت علیہ السلام کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا پھر طرفہ یہ کہ دعوے غلامی بھی ہے۔ انتہی مختصراً۔

حررہٗ محمد کرم الدین از بھیں ضلع جہلم تحصیل چکوال [۱]

الجواب صحیح	الجواب صحیح
نورِ حسین از پادشاہانی	محمد فیض الحسن مولوی فاضل بھیں ضلع جہلم

نمبر 20۔ از ضلع سیالکوٹ:

مرزا کے عقائد کفریہ کا جو مصدق ہو وہ بھی کافر ہے لقولہ تعالیٰ ''**وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ** ط''(سورۃ المائدہ:۵۱) امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعوے کیا تھا اور مقام استدلال پر علامت نبوت کے لیے کچھ مہلت مانگی تھی تو آپ نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو شخص اس سے نبوت کی علامت طلب کرے گا وہ کافر ہوگا کیونکہ وہ آنحضرت علیہ السلام کے اس فرمان کا مکذب قرار دیا جاوے گا کہ **لَانَبِيَّ بَعْدِيْ** میرے بعد کوئی نبی نہیں (الخیرات الحسان لابن حجر المکی رحمۃ اللہ علیہ) پس مرزا کے مصدق سے رشتہ زوجیت جائز نہیں۔ کوئی کرے بھی تو کالعدم ہوگا۔

---

(۱) حضرت مولانا کرم دین دبیر رحمۃ اللہ علیہ والد محترم حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ، وفات: ۸ شعبان ۱۳۶۵ھ / 17 جولائی 1946ء

حررہٗ ابوالیاس محمد امام الدین قادری کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ

نمبر 21۔ از ضلع گجرات:

مرزا کے مصدق سے اہل اسلام کا باہمی رابطہ ازدواج ہرگز درست نہیں فقہائے بعض بدعات بھی مکفرہ فرمائی ہیں۔ بھلا یہ تو صاف کفریات ہیں۔ واللہ الہادی۔

حررہٗ العبد الاواہ الشیخ عبداللہ عفی عنہ از ملکہ الجواب صحیح بندہ عبیداللہ از ملکہ

نمبر 22۔ از ضلع گوجرانوالہ:

جولوگ اعتقادات مرزا میں مرزا کے معتقد ومصدق ہیں ان سے علاقہ زوجیت ہرگز نہ کرنا چاہیے۔

حررہٗ حافظ محمد الدین مدرس مسجد حافظ عبدالمنان مرحوم

بے شک جن لوگوں کا ایسا عقیدہ ہے ان کے ساتھ مخالطت اور مناکحت جائز نہیں۔

حررہٗ عبداللہ المعروف بغلام نبی از سوہدرہ

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
محی الدین نظام آبادی عفی عنہ	عمرالدین معلم از وزیرآباد مسجد برنی والی	خاکسار عبدالغنی

نمبر 23۔ از ریاست حیدرآباد دکن:

یہاں کے جوابات کے بجائے ''کتاب افادت الافہام بجواب ازالۃ الاوہام'' مصنفہ جناب مولانا مولوی محمد انوار اللہ خان صاحب مرحوم ناظم امور مذہبیہ کا مطالعہ کرلینا کافی ہوگا۔

نمبر 24۔ از ریاست بھوپال:

مندرجہ سوال ہذا میں متعدد ایسے اقوال ہیں جن کے کلمہ کفر ہونے میں

تاویل بھی نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا جس شخص کے عقائد ایسے ہوں وہ بوجہ مخالفت اسلام کے جماعت اسلام سے جدا ہے اور مسلمان مرد عورت کا نکاح ایسے خارج عن الاسلام سے درست نہیں۔

محمد یحییٰ عفا اللہ عنہ مفتی بھوپال، ۳ رجب المرجب ۱۳۳۶ھ

نمبر25۔ از ریاست رامپور:

جو شخص مرزائی قادیانی کے اقوال مذکورہ کی تصدیق کرے وہ اعلیٰ درجہ کا ملحد اور کافر ہے ایسے شخص کے یہاں نکاح کرنا مطلقاً حرام ہے اور اگر کوئی شخص بعد نکاح اقوال مذکورہ میں مرزائی قادیانی کی تصدیق کرے گا تو اس سے افتراق لازم ہوگا۔

ظہور الحسن محلہ پھلوار

تمت

مرزا غلام احمد کے چند کفریات وہزلیات

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیدائی مسلمان مرزا غلام احمد مدعی نبوت واسلام کے ان کفریات وہزلیات کو دیکھیں اور خود فیصلہ کریں کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی شان میں اس درجہ گستاخی کرنے والا بھی مسلمان رہ سکتا ہے؟

حضرت مسیح ابن مریم علیہما السلام کی توہین:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ بھی یاد رہے کہ آپ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو کس قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص 5) عیسائیوں نے آپ کے بہت سے معجزات بیان کئے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا (ضمیمہ انجام آتھم ص 6) [اَسْتَغْفِرُ اللهَ] اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر وفریب کچھ نہ تھا، [مَعَاذَ اللهِ] (ضمیمہ انجام آتھم ص 7) آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت شاید اس وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے......الخ، [مَعَاذَ اللهِ]۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص 7)

پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر راست بازوں کے دشمن کو ایک بھلا آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص 9) ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک کنجری کسبی کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص 7) ہائے یہ ماتم کس کے سامنے لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشین گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔ (اعجاز احمدی صفحہ 14) اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی:

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قاتل کے پتہ لگانے میں گائے ذبح کی تھی اور بوٹی مارنے سے مردہ زندہ ہو گیا تھا وہ دھمکی اور مسمریزم تھا۔ (ازالۃ الاوہام 748)

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا معجزہ:

عمل مسمریزم

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چار پرندوں کو زندہ کرنا بھی عمل مسمریزم تھا، یہ معجزہ نیز اوپر کا معجزہ قرآن مجید کے اخبار انبیاء میں سے ہیں اس کے متعلق مرزا صاحب کی یہ گوہر افشانی تو کیا اس کے بعد بھی یہ مطلب نہیں کہ قرآن نے جن کو معجزہ قرار دیا ہے وہ درحقیقت معجزات نہیں کیونکہ مسمریزم سے اگر معجزہ مان لیا جائے تو آج ہندوستان میں ہر مسمریزم کا جاننے والا صاحب اعجاز و معجزہ ہوگا۔

حضرت عیسیٰ وسلیمان علیہما السلام کے متعلق گستاخی:

یہ حضرت مسیح علیہ السلام کا معجزہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے تھے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنیوالے تھے۔ (ازالۃ الاوہام 125)

سردار دو عالم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین:

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو نہ دجال کے ستر باغ کے گدھے کی کیفیت کھولی ہوئی ہو الخ تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔ (ازالۃ الاوہام ج2،ص 691)

ایک غیور مسلمان کو یہ عبارات پڑھ کر سوچنا چاہیے کہ آسمان کیوں نہیں پھٹ پڑتا اور زمین کیوں نہیں اس فرقہ مرزائیہ شرار الخلق کو دھنسا لیتی۔

اھدنا الصراط المستقیم

فتویٰ تکفیر قادیان

مرزا غلام احمد نے جو کفریات اور دعویٰ نبوت وغیرہ کیا تھا

اور

اس پر علمائے اسلام سے مرزا غلام احمد کے متعلق جو فتاویٰ لئے گئے تھے۔ اُن سب کو اس میں جمع کر دیا گیا ہے جسکو

(مولوی) سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند نے اپنے

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند سے شائع کیا

قیمت ۱۰/ (الیکٹرک مصطفائی پریس مظفرنگر میں چھپا)

یہ فتویٰ سب سے پہلے اس ٹائٹل کے ساتھ شائع ہوا تھا

نعت

از حضرت سید نفیس الحسینی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

(خلیفہ مجاز حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ)

اے رسول امیں، خاتم المرسلیں — تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ اپنا بصدق و یقیں — تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں
اے براہیمی و ہاشمی خوش لقب — اے تو عالی نسب، اے تو والا حسب
دودمانِ قریشی کے دُرِثمین — تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں
دست قدرت نے ایسا بنایا تجھے — جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں، اے ابد کے حسیں — تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں
بزم کونین پہلے سجائی گئی — پھر تری ذات منظر پر لائی گئی
سید الاولیں ، سید الآخریں — تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں
تیرا سکہ رواں کل جہاں میں ہوا — اِس زمیں میں ہوا، آسماں میں ہوا
کیا عرب کیا عجم، سب ہیں زیرِ نگیں — تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں
تیرے انداز میں وسعتیں فرش کی — تیری پرواز میں رفعتیں عرش کی
تیرے انفاس میں خلد کی یاسمیں — تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں
''سدرۃ المنتہیٰ'' رہگزر میں تری — ''قابَ قوسین'' گردِ سفر میں تری
تو ہے حق کے قریں، حق ہے تیرے قریں — تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں
کہکشاں ضو ترے سرمدی تاج کی — زلفِ تاباں حسیں رات معراج کی

"لیلۃُ القدر" تیری منور جبیں
تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

مصطفٰے مجتبٰے ، تیری مدح و ثنا
میرے بس میں ، دسترس میں نہیں

دل کو ہمت نہیں ، لب کو یارا نہیں
تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

کوئی بتلائے کیسے سراپا لکھوں
کوئی ہے! وہ کہ میں جس کو تجھ سا کہوں

توبہ توبہ! نہیں کوئی تجھ سا نہیں
تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

چار یاروں کی شان جلی ہے بھلی
ہیں یہ صدیق، فاروق، عثمان ، علی

شاہدِ عدل ہیں یہ ترے جانشیں
تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

اے سراپا نفیس انفسِ دوجہاں
سرورِ دلبراں دلبرِ عاشقاں

ڈھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں
تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

نعت

خود میرے نبی نے بات یہ بتا دی ، لا نبی بعدی
ہر زمانہ سن لے یہ نوائے ہادی ، لا نبی بعدی

لمحہ لمحہ اُن کا طاق میں ہوا جگمگانے والا
آخری شریعت کوئی آنے والی اور نہ لانے والا
لہجۂ خدا میں آپ نے صدا دی ، لا نبی بعدی

تھے اصول جتنے اُن کے ہر سخن میں نظم ہو گئے ہیں
دیں کے سارے رستے آپ تک پہنچ کر ختم ہو گئے ہیں
ذات حرفِ آخر ، بات انفرادی ، لا نبی بعدی

ارتقائے عالم کر دیا خدا نے صرف نام اُن کے
اُن کی خوش نصیبی جن کے ہیں وہ آقا ، جو غلام ان کے
گونجے وادی وادی آپ کی منادی، لا نبی بعدی

اُن کے بعد اُن کا مرتبہ کوئی بھی پائے گا نہ لوگو
ظلی یا بروزی اب کوئی پیغمبر آئے گا نہ لوگو
آپ نے یہ کہہ کر مہر ہی لگا دی ، لا نبی بعدی

مظفر وارثی